ijar
ISSN NO. 2320-5407

Journal Homepage: - www.journalijar.com

INTERNATIONAL JOURNAL OF ADVANCED RESEARCH (IJAR)

**Article DOI:** 10.21474/IJAR01/19926
**DOI URL:** http://dx.doi.org/10.21474/IJAR01/19926

***RESEARCH ARTICLE***

# حضرت خواجہ محمد صادق رحمتہ  اللہ علیہ کا  نظام سلوک وطریقت ایک تجزیاتی مطالعہ

# AN ANALYTICAL STUDY OF HAZRAT KHWAJA MUHAMMAD SADIQ REHMATULLAH ALAIHI'S SYSTEM AND METHODOLOGY

**Faheem Arshad, Muhammad Maroof**
**Irtqa Fatima, Tehreem Zahra, Shoaib Manzoor**

……………………………………………………………………………………………………....

## Manuscript Info

……………………….

***Manuscript History***
Received: 14 September 2024
Final Accepted: 24 October 2024
Published: November 2024

***Key words:-***
Fathakhiya, Gulhar Sharif, Prophethood, Naqshbandiyya, Kotli, Madinat al-Masjid

## Abstract

………………………………………………………………………

This is a reformatory and informative subject which aims to highlight the efforts of the Kamaleen Saints and Sufis and to describe their religious education and spiritual training which is based on the invitation to the religion and service to the people, since in the Indian subcontinent The publication of Islam and the promotion of religion is the result of the tireless efforts of these personalities who are able to apply the practical message of the Qur'an and Sunnah. These souls of Qudsiya had a profound impact on the lives and affairs of the residents and residents of this region that their lives were molded into the religious mold and the bearers of Islam and the protectors of the honorable Prophet Muhammad (peace be upon him) were born so that the whole society was in Islamic color. Color gone. With this, Islamic civilization and culture began to grow and the Kaaba got protection from Sanamkhana. At the same time, the Naqshbandiyya Mujadadiyya chain changed the entire environment in such a way that the echoes of Qal Allah and Qal Rasulullah started to be heard in every town and village. When the district of Kotli was touching the last limits of its ignorance and backwardness, at that time Qibla Khwaja Sufi Muhammad Sadiq Noorullah Markada known as Hazrat Sahib stepped here with his dedication and steadfastness, he helped the people and the people of God so that every seeker would find the destination. And every person was blessed with guidance. According to the times and circumstances, where he made the youths bound to fast and salat, he also organized the religious and religious training and guidance of the women and turned the city of Kotli into Madinat al-Masjid. At different times and days, children, youths, employees and He introduced the system of preaching and admonishing women and gave Islamic khilaat to the whole society.

*Copyright, IJAR, 2024,. All rights reserved.*

……………………………………………………………………………………………………....



**Corresponding Author:- Faheem Arshad**

**Introduction:-**

## موضوع کا تعارف

یہ ایک اصلاحی اور معلوماتی موضوع ہے جس کا مقصد اولیائے کاملین اور صوفیائے عاملین کی مساعی جمیلہ کو اجاگر کرنا ہے اور انکی دینی تعلیم اور روحانی تربیت کو بیان کرنا ہے جو کہ دعوت دین اور خدمت خلق پر مبنی ہے چونکہ بر صغیر پاک وہند میں اشاعت اسلام اور ترویج دین ان شخصیات کی ان تھک جدوجہد سے عبارت ہے جو قرآن وسنت کے عملی پیغام پر متمکن ہے۔ ان نفوس قدسیہ نے اس خطہ کے باسیوں اور سکونت پذیر لوگوں کے احوال و معاملات پر گہرے اثرات مرتب کیے کہ ان کی زندگیاں دینی سانچے میں ڈھل گئیں اور اسلام کے علمبردار اور ناموس رسالت مآب ﷺ کے محافظ پیدا ہوئے کہ سارا معاشرہ اسلامی رنگ میں رنگ گیا۔ اس کے ساتھ اسلامی تہذیب وثقافت پروان چڑھنا شروع ہوئی اور کعبہ کو صنم خانہ سے پاسباں مل گئے۔ اسی اثناء میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ نے اس سارے ماحول کو ایسا بدلا کہ بستی بستی قریہ قریہ میں قال اللہ اور قال رسول اللہ ﷺ کی بازگشت سنائی دینے لگی۔

ضلع کوٹلی جب اپنی جہالت اور پسماندگی کی آخری حدوں کو چھو رہا تھا اس وقت قبلہ خواجہ صوفی محمد صادق نور اللہ مرقدہ المعروف حضرت صاحب نے یہاں قدم رنجا فرمائے اس لگن اور ثابت قدمی سے عوام الناس اور خلق خدا کی یاوری کی کہ ہر متلاشی کو منزل اور ہر بندہ کو ہدایت نصیب ہوئی۔ وقت اور حالات کے مطابق جہاں نوجوانوں کو صوم وصلوۃ کا پابند بنایا ساتھ ہی ساتھ خواتین کی بھی مذہبی اور دینی تربیت ورہنمائی کا اہتمام فرمایا اور کوٹلی شہر کو مدینۃ المساجد میں بدل دیا۔ مختلف اوقات اور ایام میں بچوں، نوجوانوں، ملازمین اور خواتین کی وعظ ونصیحت کا نظام رائج فرمایا اور سارے معاشرے کو اسلامی خلعت عطا کی۔

## حضرت خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ بیعت وموعظت

حضرت خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک دن ہم نے دیکھا کہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ حاجی غلام مصطفی صاحب کو بیعت فرمارہے ہیں۔ ہمارے دل میں بھی بیعت ہونے کا شوق پیدا ہوا۔ یہ دیکھ کر ہم سیدھے حضرت والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کی خدمت میں گئے اور عرض کی وہ پڑھائی میں میرے ساتھی ہیں اور بیعت ہورہے ہیں۔ ہمیں بھی بیعت کراؤ۔ آپ نے حضرت نانی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا کو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا کہ ہماری خواہش آپ کی خدمت میں عرض کریں۔ ہم بھی حضرت نانی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ سائیں محمد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا غلام نبی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بار والے آپ کی خدمت میں موجود تھے۔ آپ نے حضرت نانی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا کی بات سنی تو ہمیں فرمایا تین مقامات ہیں،

(۱) باولی شریف

(۲) ڈھنگروٹ شریف

(۳) گوڑہ سیداں شریف

جہاں جی چاہے بیعت کرلو۔ ہم نے جواباً عرض کی یہ تو آپ کے پیر خانے ہیں۔ میرے لئے آپ ہی کافی ہیں۔ یہ جواب سن کر ایک مسکراہٹ آپ کے چہرہ مبارک پر نمودار ہوئی۔ اور اپنے ہاتھ بڑھا کر مجھے سلسلہ شریفہ میں داخل فرمالیا، مولانا غلام نبی رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا ان کو توجہ دو اور خود تشریف لے گئے۔ اس طرح میں اور حاجی غلام مصطفی صاحب ایک دن یکے بعد دیگرے بیعت ہوئے۔

آپ حضرت والد ماجد حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے اکلوتے بیٹے تھے ۔[1] لہذا آپ نے اپنے لخت جگر کو آئندہ خلافت کی ذمہ داریوں کو اٹھانے کی تربیت کا آغاز آپ کے بچپن سے ہی کر دیا تھا تاکہ وہ طریقت کے اسرار و رموز سے آگاہی حاصل کر لیں۔ چناں چہ آپ نے حضرت خواجہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی عمر میں لطائف یعنی قلب، روح، سر، خفی، اخفی، نفس اور سلطان الاذکار کے مقامات کی شناخت کرادی تھی اور ان پر ذکر کا طریقہ بھی تلقین فرمادیا تھا۔ نفی و اثبات کے ذکر کا طریقہ بھی بتادیا تھا۔

آپ کو مختلف قسم کے متعدد تعویذات لکھنے کا طریقہ بتایا اور ان کی اجازت بھی مرحمت فرمادی۔ اس سلسلہ میں آپ نے فرمایا کہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی کا ایک طویل حصہ اجلہ اولیائے کرام کی خدمت میں گزارا۔ سلسلہ زبیریہ اور سلسلہ سیفیہ کے فیوض و برکات سے بہرہ ور ہوئے۔ مختلف قسم کے تعویذات کی اجازت آپ کو اپنے مشائخ کرام سے حاصل تھی۔ آپ نے یہ تعویذات لکھنے کی عملی مشق بھی مجھ سے کروائی۔ اگر میں سستی کرتا تو آپ مجھے شوق دلانے کے لئے ارشاد فرماتے تعویذ لکھو ہم تم کو پیسے دیں گے۔ چناں چہ آپ تعویذات لکھنے پر مجھے دو چار آنے عطا فرما دیتے۔ اس زمانہ میں دو چار آنے بھی خاصی رقم تھی۔

قاری محمد بشیر صاحب کا بیان ہے کہ ایک دن آپ نماز عصر کے بعد کسی مخلص کے لئے تعویذ تحریر فرما رہے تھے۔ فراغت کے بعد آپ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا تمام امراض کے لئے ہم ایک ہی تعویز لکھ دیتے ہیں۔ یہ ہماری سستی ہے۔ ورنہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ میں بے حد مہربانی فرما رکھی ہے۔[2]

حضرت خواجہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ابھی بچہ تھا کہ دربار عالیہ میں حضرت میاں فتح محمد رحمۃ اللہ علیہ (والد ماجد حضرت میاں فضل الٰہی المعروف بہ ماموں جی رحمۃ اللہ علیہ) شدید علیل ہو گئے۔ علالت نے طوالت اختیار کر لی "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" والی حالت درپیش تھی۔ حضرت قبلہ عالم والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں حکم دیا کہ سورۃ تغابن پڑھ کر ان کو دم کروں۔ اس کا طریقہ آپ نے یوں تلقین فرمایا۔ سورہ تغابن ایک بار اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار۔ اس کے بعد اذان فجر پڑھ کر مریض کے درج ذیل اعضا پر باری باری نرسل یا کاغذ کی نلکی بنا کر پھونک ماریں۔ ہر عضو کے لئے از سر نو پڑھیں۔

۱۔ منہ

۲۔ دایاں نتھنا

۳۔ بایاں نتھنا

۴۔ دائیں آنکھ

۵۔ بائیں آنکھ

۶۔ دایاں کان

۷۔ بایاں کان

ہر بار پہلے سے پاس رکھے ہوئے پانی پر بھی دم کریں۔ اور مریض کو وہ پانی پلائیں۔

[1] محمد علیم الدین نقشبندی مجددی، تذکرہ جاناں، ص 83، ط خانقاہ سلطانیہ جہلم،

[2] تذکرہ جاناں، ص 84۔

یہ دم ہر بیماری، اگرچہ طبیبوں نے جواب دے دیا ہو، جنات، آسیب، وغیرہ کی صورت میں نافع ہے۔ ان شاء اللہ تعالی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ دینہ کے نزدیک بوڑا جنگل کی ایک مائی صاحبہ جس کا نام ماں بی بی تھا۔ دربار شریف آئیں۔ وہ دربار شریف ہی کی ہو کر رہ گئیں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ ان کو بہن کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ آپ نے اس مائی صاحبہ کو اسم ذات کا ذکر تسبیح پر کرنے کا طریقہ بتایا۔ اور مجھے ارشاد فرمایا کہ انہیں یہ دعا یاد کراؤ۔[3]

"توہیں مقصود میرا آتے رضا تیری اے خدا عشق آتے محبت دل میرے نوں مہربانی کر"۔

اسم ذات کے ذکر کے دوران ایک سو بار ذکر کے بعد اس دعا کا اعادہ ضروری ہے۔ مائی صاحبہ بالکل ان پڑھ تھیں۔ اور مزید یہ کہ عمر رسیدہ اور بہت ضعیف تھیں۔ میں نے دن کو یہ کلمات یاد کرانے کی بہت کوشش کی لیکن کوئی نتیجہ بر آمد نہ ہو سکا۔ آپ کی خدمت میں صورت حال بیان کی کہ ان کو یاد کرانا بہت مشکل ہے۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ تلقین کی ذمہ داری صبر و استقامت کا تقاضا کرتی ہے۔ اس سلسلہ میں بے صبری اور مایوسی بہت نامناسب ہے۔ ہمت سے کام لو۔ کوشش جاری رکھو تو ان شاء اللہ کامیابی ضرور ہو گی۔ اور بہن صاحبہ کو یہ دعا یاد ہو جائے گی ۔ فرمان کے مطابق میں نے از سر نو کوشش شروع کر دی اور دعا ایک ایک لفظ کر کے ان کو یاد کرادی۔ اس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی مسرت اور خوشی کا اظہار فرمایا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مظفر آباد کے ایک صوفی صاحب تھے۔ حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے دست گرفتہ تھے۔ شکل وصورت کے اعتبار بڑے وجیہہ اور بارعب تھے۔ وہ مجھ سے بہت مانوس تھے۔ دلائل الخیرات شریف پڑھنے کی اجازت مجھے اور صوفی صاحب کو آپ نے ایک ساتھ دی۔ نیز فرمایا ہر نماز کے بعد آیتہ الکرسی شریف پڑھنے کی اجازت آپ نے ہمیں اوائل عمر میں ہی عطا فرمادی تھی۔

نیز آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کے ایصال ثواب کے لئے دو رکعت نماز نفل ادا کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ یہ نوافل دانتوں کی حفاظت کے لئے ادا کئے جاتے ہیں۔[4]

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ کی مزید روحانی تربیت میں آپ کے دو خلفائے کرام حضرت صوفی فوجدار خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت میاں ستار محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اہم کردار ادا کیا ۔ سلوک طریقت کی جو منازل ابھی باقی تھیں ان کو طے کر نے میں ان دو حضرات نے بڑی توجہ اور تندہی سے کام لیا۔ ان دو حضرات کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دو مجذوبوں سے بھی فیض پایا۔ ایک کے بارے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے۔ سروعہ کی مسجد میں بھی مولوی محمد صادق صاحب ولد نثار احمد ساکن انب امام تھے۔ اس مسجد کے قریب ایک قبرستان جہاں ایک مجذوب کا ڈیرہ تھا۔ وہ دن کو قبرستان سے گھاس اور تنکے اکٹھے کرتا رہتا اور رات کو جب لوگ نماز عشاء سے فارغ ہو جاتے مسجد میں آجاتا۔ رات اس کا قیام مسجد میں ہی رہتا۔۔ رات کو وہ اس مسجد میں با آواز بلند ذکر کیا کرتا جس کی آواز دور دور تک سنائی دیتی۔ لوگ کہا کرتے تھے کہ وہ مجذوب جس جگہ کچھ دیر کے لئے بیٹھتا اس کے چلے جانے کے بعد وہاں خوشبو آیا کرتی تھی۔ نیز اس کا کہنا تھا کہ ہم نے بخاری شریف اس طرح پڑھی ہوئی ہے جس طرح لوگ پٹی پڑھتے ہیں۔ اس کا خط بہت اچھا تھا۔

---

[3] تذکرہ جاناں، ص 85۔

[4] تذکرہ جاناں، ص 86۔

فرمایا ہم اس مسجد میں گئے۔ ہمارے پاس ایک بہت خوبصورت اور نفیس لوئی تھی۔ میں نے چوہدری شاہ ولی صاحب کی وساطت سے وہ لوئی اس مجذوب کو بھیجی۔ اس کا دستور تھا کہ اگر کوئی شخص کپڑا اس کی خدمت پیش کرتا تو وہ اسے پتھروں سے کوٹنا شروع کر دیتا۔ پتھر مار مار کر وہ اسے ناقابل استعمال بنا دیتا۔ لیکن ہماری لوئی اس کے پاس پہنچی تو اس نے سنگی کو کہا رکھ دو۔ اس سنگی نے وہ لوئی اس کے پاس رکھ دی اور ساتھ ہی کہا کہ ہمارے پیشوا نے یہ لوئی آپ کی خدمت میں پیش کی ہے۔[5] ان کیلئے دعا کریں۔ جواب میں اس نے کہا کروں گا۔ اور جب وہ وہاں سے اٹھ کر چلا تو وہ لوئی اپنے ساتھ لے گیا۔

آپ نے فرمایا اس واقعہ کے بعد ہماری طبیعت میں نمایاں تبدیلی پیدا ہو گئی۔ بے چینی اور بے قراری پیدا ہو گئی پہلے کا سا سکون نہ رہا۔ دوسرے مجذوب کا نام سائیں محمد بوٹا رحمۃ اللہ علیہ تھا یہ جالندھر کے رہنے والے تھے۔ کبھی بڑے پہلوان تھے۔

کشتی کے سلسلہ میں جہلم آنا ہوا۔ وہاں سے چیچیاں شریف حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رسائی حاصل کی۔ اور آپ کی نگاہوں کے ایسے نخچیر ہوئے کہ پہلوانی کا شوق دل میں باقی نہ رہا۔ عالم جذب میں رہنے لگے۔ دنیاو مافیہا پر لات مار کر پہاڑوں اور جنگلوں میں رہنے لگے۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی ظاہری حیات میں دوبارہ چیچیاں شریف نہ آئے۔ آپ کے وصال کے تقریبا چار سال بعد اچانک در بار شریف آ پہنچے حضرت خواجہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کہیں باہر تشریف لے گئے تھے۔ اس لئے آپ سے ملاقات نہ ہو سکی۔ رخصت کے وقت کہنے لگے ایک دفعہ پھر آنا ہے۔ ایک امانت ہے جو صاحب زادہ (حضرت خواجہ عالم رحمۃ اللہ علیہ) کو پہنچانی ہے۔ وہ اس وقت یہاں موجود نہیں۔ یہ امانت کس طرح اور کہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچی اس راز سے آپ نے عمر بر پردہ نہ اٹھایا۔[6]

## حضرت خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ خط وکتابت اور ملفوظات

خطوط ابلاغ کا بہت اہم، مؤثر اور قدیم ذریعہ ہے۔ اس کے بعد اخبار، رسائل اور جرائد ابلاغ عامہ کا حصہ ہے۔ دور جدید میں ٹیلیفون، ریڈیو اور ٹیلیوژن اس سلسلہ میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان تمام جدید ذرائع ابلاغ نے خطوط کی اہمیت اور اثر انگیزی کو کم نہیں کیا۔ اب بھی یہ ابلاغ کا بہترین اور مؤثر ترین ذریعہ ہیں۔ ان سے لکھنے والے کے اذکار اور نظریات کھل کر سامنے آجاتے ہیں۔ خطوط کو اب ایک صنف کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ خطوط کی مختلف قسمیں ہیں۔ ان میں ذاتی، کاروباری، معاملاتی اور سرکاری خطوط شامل ہیں۔ معاملاتی خطوط کو معاشرتی زندگی میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ ہر شخصیت کے حوالے سے ان کے مکتوبات کا مقام متعین کیا جاتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے خطوط بیک وقت سرکاری اور معاملاتی خوبیوں کے علاوہ ادبی چاشنی اور فن کا بہترین مظاہرہ ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات کو اکبری الحاد اور ہندوؤں کی اسلام کے خلاف مذموم سازشوں کے تناظر میں دیکھا جائے گا۔ اسی طرح دیگر شخصیات نے وقت کی ضرورت کے تحت خطوط کو ایک مؤثر ذریعہ کے طور پر استعمال کیا۔ ان کی اہمیت وافادیت آج بھی اسی طرح ہے۔[7]

موجودہ دور افراتفری اور پریشان حالی کا دور ہے۔ ہر انسان کسی نہ کسی ذہنی الجھن کا شکار ہے۔ ہر فرد سکون کا متلاشی ہے۔ اس مادی دور میں جنہیں مالی وسائل حاصل ہیں انہیں بھی سکون میسر نہیں ہر کوئی سکون کی تلاش میں مارامارا پھرتا ہے جب کہیں بھی سکون نہیں ملتا تو بے بس ہو کر اللہ تعالی کی

---

[5] تذکرہ جاناں، ص87۔

[6] تذکرہ جاناں، ص88۔

[7] پروفیسر اکبر داد، مکاتیب الفردوس جلد اول، ص11 الحسن پبلشرز، منشی محلہ گلی نمبر 7 بھوانہ بازار فیصل آباد 2000ء

طرف رجوع کرتا ہے۔ وہی ذات ہر دکھ کا مداوااور ہر بیماری کا علاج بخشتی ہے۔ جب یہ تھکاماندہ اور زمانے کا ستایاہواانسان اس کے در پر جھکتا ہے تو وہ ذات اس کے دل کو اپنے کسی بندے کی طرف مائل کر دیتی ہے۔ تب وہ کشاں کشاں اس در پر حاضر ہو کر سکھ کا سانس لیتا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے جس انداز میں دین اسلام کی خدمت کی اور جس احسن انداز میں مسلمانوں کی راہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔ اس کا ایک زمانہ قائل ہے۔ ان کی تعلیمات کا اثر ان شاءاللہ طریقت کے حوالے سے قیامت تک قائم رہے گا۔ ان کے مشن کو اکابرین سلسلہ نے بہت اچھے انداز میں آگے بڑھایا۔[8] دکھی انسانیت کی خدمت اور بھولے بھٹکے مسلمانوں کو راہ راست پر لانے کی بھرپور اور موئثر کوششیں کرتے رہے۔

صدیقان رہتک (بھارت) کے ایک بزرگ حضرت قاضی فتح اللہ شطاری علیہ الرحمہ نے گھر بار، کنبہ اور برادری کو خیر باد کہہ کر ظاہری اور باطنی علوم حاصل کر کے امانات الہیہ کی حفاظت اور احکامات شریعہ کی ترویج نے ان کی تعلیمات کو عملی جامہ پہنایا۔ ایک زمانے کو دین و دنیا کی دولت سے نوازا۔

خواجۂ خواجگان حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ چھچھیاں شریف (میر پور-آزاد کشمیر) والے اس خاندان سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی ایک اہم کڑی تھے۔ انہوں نے اپنی خاندانی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے سلسلہ عالیہ کی تعلیمات کو ایسی اثر انگیزی کے ساتھ عام کیا اور قرآنی تعلیمات کا وہ تصور پیش کیا جس کے نتائج آج ہزاروں حفاظ کرام اور علماء عظام کی صورت میں سامنے ہیں۔

آج بھی ان کے تتبع میں گوناگوں مسائل میں الجھے ہوئے لوگوں کی راہنمائی کا فریضہ ادا کیا جارہا ہے۔ ہمارے حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے پاس دربار عالیہ گلہار شریف میں روزانہ بے شمار لوگ مسائل لے کر حاضر ہوتے ہیں۔ دور دراز کے لوگ خطوط کے ذریعے اپنے مسائل پیش کر کے راہنمائی اور دعا کے لئے ملتجی ہوتے ہیں۔ ایسے تمام لوگوں کا ایک دن بعد جواب بھیجنے کی کوشش کی جاتی ہے۔[9]

حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی طرف سے مکاتیب شریفہ میں سے بہ مشکل دو فیصد محفوظ کئے جاسکے۔ اس کوتاہی میں راقم کی نااہلی اور سستی کا بڑا عمل دخل ہے۔ جس کے لئے یہ ناتواں احباب سے معذرت خواہ ہے۔ تاہم جو مکاتیب مبارکہ محفوظ کئے جاسکے۔ ان میں اس قدر مواد موجود ہے کہ اگر ان کا بغور مطالعہ کر کے تعلیمات پر عمل کیا جائے تو دنیا اور عاقبت دونوں میں سرخروئی حاصل ہو سکتی ہے۔ یہ مکاتیب شریفہ زندگی کی جیتی جاگتی تصویریں ہیں۔ یہ خطوط کسی نجی ضرورت کے تحت نہیں لکھے گئے نہ ہی ان میں شخصیت کا اظہار نظر آتا ہے۔ بلکہ احباب کے خطوط کے سیدھے سادے لفظوں میں جوابات تحریر کر دیئے گئے ہیں۔ تاکہ وہ اپنے معاملات میں اسلام کے زریں اصولوں کے تحت راہنمائی حاصل کر سکیں۔ ان خطوط میں دینی مسائل، نجی اور اجتماعی معاملات، انفرادی اور اجتماعی پریشانیوں کا حل، جسمانی اور روحانی بیماریوں کا شافی علاج، تصوف اور سلوک میں رہنمائی اور تعلیمی افکار اور دیگر ہر نوع کے معاملات کے بارے میں راہنمائی کی گئی ہے۔

یہ مکاتیب مبارکہ یقیناایک گرانقدر سرمایہ اور مقدس مجموعہ ہیں۔ جو عقیدت مندوں کے لئے خصوصاًاور دیگر مسلمانوں کے لئے عمومی راہنمائی کے لئے کافی مواد اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں۔[10]

ارادہ تھا کہ یہ عظیم سرمایہ جلد از جلد زیور طبع سے آراستہ ہو کر محفوظ ہو جائے۔ تاکہ احباب استفادہ کر سکیں۔

---

[8] مکاتیب الفردوس جلد اول، ص12۔

[9] مکاتیب الفردوس جلد اول، ص13۔

[10] مکاتیب الفردوس جلد اول، ص14۔

زندگی کی بے وفائی کے خوف سے صرف اپنے مقصد پر نظر رکھتے ہوئے کتابت و طباعت کا فوری اہتمام کیا۔ یوں ان مراحل میں کئی ایک خامیاں رہ گئی ہوں گی ۔ توقع ہے کہ صاحب علم احباب میری کوتاہیوں کی بجائے صرف مقاصد پر نظر رکھیں گے اور اشاعت ثانی میں ان کوتاہیوں کو دور کرنے میں معاونت فرمائیں گے ۔ ہر مکتوب شریفہ سے پہلے مکتوب الیہ کا نام ، پتہ اور خط کا خلاصہ لکھ دیا گیا ہے ۔ اس طرح ہر مکتوب مبارک کے مندرجات کو سمجھنے میں مدد ملے گی ۔ ان مکاتیب مقدسہ کے محفوظ کرنے، ان کی ترتیب و تدوین اور کتابت واشاعت میں جن احباب نے تعاون کیا ان کا یہ دل سے شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالی انہیں دارین میں سرفراز فرمائے۔ آمین ![11]

## تاثرات

خط کی اہمیت عام طور پر اخبار کی طرح اس وقت تک برقرار رہتی ہے جب تک اسے پڑھا نہیں جاتا۔ مکتوب الیہ نے جب اسے پڑھ لیا تو اس کی افادیت کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اب وہ کاغذ کا ایک فضول ٹکڑا بن جاتا ہے اسے پھاڑ دیا جاتا ہے، ردی کی ٹوکری کی نذر کر دیا جاتا ہے، جلا دیا جاتا ہے یا کسی اور طریقہ سے اسے تلف کر دیا جاتا ہے۔ لیکن بعض خط اس عمومی قاعدہ سے مستثنیٰ ہوتے ہیں ان کی افادیت ان کی خواندگی کے مرحلہ سے گذرنے کے بعد بھی برقرار رہتی ہے۔ مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ ان کی افادیت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے وہ ایک قابل استفادہ دستاویز کی شکل اختیار کر لیتے ہیں وہ ایمان، عقیدہ اور عمل کی صحت کی علامت و نشان قرار پاتے ہیں، آنے والی نسلیں ایسے مکاتیب کو اپنے اسلاف کے بارے میں معلومات کی حتمی سند سمجھتی ہیں جس میں وہ بالکل حق بجانب ہوتی ہے۔ اس مجموعہ میں شامل مکتوبات کا تعلق قسم ثانی سے ہے۔ جس کا احساس خود صاحب مکتوب حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کو بھی ہے۔[12] چناں چہ کئی خط اس قسم کے الفاظ پر اختتام پذیر ہوتے ہیں اس خط کو سنبھال کر رکھیں اور گاہے گاہے اسے پڑھتے رہا کریں۔

عام طور پر انسان کی زندگی دو حصوں میں منقسم ہوتی ہے۔ عوامی، خانگی۔ عوامی زندگی سب کے سامنے ہوتی ہے لیکن خانگی زندگی بالعموم پس پردہ ہوتی ہے۔ اس چرخ نیلی فام کے نیچے کئی اصحاب عزیمت و ہمت ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے اوقات حیات کا ہر لحہ اللہ تعالی کی رضا اور مخلوق خدا کی خدمت کے لئے وقف ہوتا ہے۔ ان کی خانگی، خاندانی اور عائلی زندگی میں مخلوق خدا کی راہنمائی و ہدایت کا وافر سامان موجود ہوتا ہے۔ اللہ تعالی کے فضل و کرم سے صاحب مکتوبات اسی صف میں شامل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس مجموعہ میں خانگی اور خاندانی معاملات پر مشتمل مکتوبات بھی شامل ہیں۔

صلہ رحمی اور باہمی خاندانی محبت کے تعلق نے ان کے انداز بیان کو اتنا مؤثر بنا دیا ہے کہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اپنے داماد جناب الحاج محمد مشتاق احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی اچانک وفات حسرت آیات پر جو مکتوب مبارک اپنے اہل خانہ کو روانہ فرمایا اس میں ہر باپ، ہر بیٹی اور دیگر تمام تعلق داروں کے لئے سامان رشد و ہدایت اور راہ عمل موجود ہے۔[13] مکتوبات شریفہ کا یہ مجموعہ خود صاحبِ مکتوبات کے حسن سیرت کا آئینہ خانہ ہے۔

سیرت واخلاق کے حسن کی جملہ جزئیات کی جھلملاہٹ پورے جمال و جلال سے اس آئینہ خانہ میں انعکاس پذیر ہے۔ حسن سیرت کا کونسا جزئیہ ہے جو یہاں نہیں۔ تعلق باللہ حب رسول، اسلاف کرام اور لازوال عقیدت اور وابستگی، اتباع شریعت، پاس طریقت، تحریک عمل، باہمی تعلقات کی درستی، تسلیم در ضاء مصائب پر صبر، بے لوثی، سادگی، اختیاری فقر، خودداری، عاجزی و انکساری، آخرت کی رغبت، دنیا سے لاتعلقی، اس کی جانب صرف بقدر ضرورت التفات، مخلوق خدا سے ہدردی، اپنوں کی دلداری، بیگانوں سے غم گساری، وابستگان سلسلہ پر بالخصوص اور تمام مسلمانوں پر بالعموم شفقت،

---

[11] مکاتیب الفردوس جلد اول، ص15۔

[12] مکاتیب الفردوس جلد اول، ص16۔

[13] مکاتیب الفردوس جلد اول، ص17۔

عالم اسلام کی زبوں حالی پر دل گری، لغزشوں سے عفو در گذر، پند و نصائح، معرفت و سلوک، الغرض ہر وہ چیز موجود ہے جو تعمیر انسانیت کے لئے ضروری ہے۔

دنیا آج فتنوں سے پر ہے، پر آشوب دور ہے، انسانی شکلوں کی تعداد روز افزوں ہے لیکن حقیقی انسانوں سے دنیا خالی ہوتی جارہی ہے۔ نفس پرستی، خود غرضی اور ان کے نتیجے میں جنم لینے والے ظلم و ستم نے انسانی قالبوں کو انسانیت کی روح سے خالی کر دیا ہے۔ تخریب کا شکار انسانیت کی تعمیر کوئی آسان کام نہیں۔ یہ سب سے مشکل فن ہے۔ اس فن کے اسرار و رموز کے واقف صرف اللہ والے ہوتے ہیں۔[14] جو ظلم و بربریت اور خود غرضی کے ہیبت ناک طوفانوں میں ہدایت کی شمع ہاتھوں میں لئے دلوں کی روشنی کا سامان کرتے چلے جاتے ہیں۔ تنویر قلب اور طہارت نظر کی کیمیائے سعادت سے انسان نما درندوں کو انسانیت کے اوصاف جید سے مزین کرتے چلے جاتے ہیں۔ بھٹکے ہوئے آہووں کے ڈاروں کو قلب و نظر کی مقناطیسی قوت سے کھینچ کر سوئے حرم لے جاتے ہیں ۔ ایسے نفوس قدسیہ بسا غنیمت ہوتے ہیں ان کے ہر عمل کی بنیاد خلوص اور للّٰہیت کے مقدس جذبے پر استوار ہوتی ہے۔ ان کے مکاتیب کی جمع و ترتیب بنی نوع انسان کی بیش بہا خدمت ہے۔ لیکن بغیر قسمت کے یہ کب کسی کو نصیب ہوتی ہے۔۔

یہ مرتبہ جس کو ملا اسی کو مل گیا

ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

اس مبارک مجموعہ میں ہر طبقۂ حیات کے لوگوں کے لئے سامان رشد و ہدایت موجود ہے۔ اس میں اپنوں کے لئے محبت، حقیقی تصوف سے وحشت زدہ اور نفور دلوں کے لئے دعوت فکر بلکہ سامان رغبت موجود ہے۔ اس میں اللہ تعالی کی رضا کے لئے پر خلوص محبتوں اور شفقتوں کا اظہار ہے۔ یہ مجموعہ رہتی دنیا تک یاد دلاتا رہے گا کہ اللہ والے کس طرح اپنوں کا دل مٹھی میں رکھتے ہیں۔[15] اور کس طرح و حشی انسانوں کے دلوں کو شکار کرکے اللہ کی یاد میں لگا دیتے ہیں۔ اس کا لفظ لفظ مقفل دلوں کے دریچوں پر دستک دیتا ہے تا کہ ان کے ویرانوں میں یاد خدا کی تخم ریزی ہو، حب رسول کی آبیاری ہو اور شریعت و طریقت کی باد بہاری میں فصل آگے پروان چڑھے اور بار آور ہو۔ اس کا فقرہ فقرہ دلوں میں پیوست ہوتا چلا جاتا ہے ان کی رغبت کی جنتوں کو دنیا و مافیہا سے پھیر دیتا ہے۔ ان سے دنیا کی محبت نکال دیتا ہے اور خالق کائنات کی بارگاہ اقدس میں انہیں جبین نیاز جھکانے پر مجبور کرتا چلا جاتا ہے۔ شرط محبت و عقیدت ہے۔

وہ لوگ جو صاحب مکاتیب کی مجلسوں کے فیض سے مستفیض ہو چکے ہیں اور اب انہیں ترستے ہیں یہ مکتوبات ان کے لئے پیش ارمغان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس میں ان کے مرشد عالی مقام حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات عالیہ اور نصائح بلیغہ اس آن بان سے موجود ہیں کہ ایک ایک صحبت اور مجلس کی یاد تازہ ہو جائے گی اور وہ اپنے شیخ طریقت کی گرمی صحبت محسوس کئے بغیر نہ رہ سکیں گے۔ ان شاءاللہ تعالی اللہ وہ لوگ جن کے دلوں میں آپ کی مجلس مبارک میں حاضری کی آرزوئیں مچلتی ہیں ان مکتوبات مبارکہ کے مطالعہ کے بعد وہ بھی محسوس کریں گے کہ آپ کی مجلس مبارک کے فیض سے محروم نہیں ہیں۔[16]

---

[14] مکاتیب الفردوس جلد اول، ص18۔

[15] مکاتیب الفردوس جلد اول، ص19۔

[16] مکاتیب الفردوس جلد اول، ص20، 21۔

مثل مشہور ہے خط آدھی ملاقات ہوتا ہے۔ان کے مکتوب الیہم اگرچہ مختلف افراد ہیں لیکن ان کی افادیت تمام افرادامت کے لئے آج یکساں ہے۔ان کا مخاطب ہر وہ فرد ہے جو طالب مولی ہے،ہدایت کا متلاشی ہے،مبتلائے مصائب ہے اور ان سے نبرد آزما ہونے کے لئے راہ عمل کے لئے سر گرداں ہے ، جو کسی الجھن کا شکار ہے اور اس کے حل کے لئے پریشان ہے ۔ عقیدت و محبت کو دل میں بسا کر آیئے اس مجموعہ شریفہ کا مطالعہ کیجئے اور اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کیجئے۔

**مکتوب:**

صوفی محمد بنارس صاحب کا چکوال سے خط۔

خیریت کا پتہ کرنا مقصود ہے اور سب کی طرف سے سلام عرض ہے۔

**دربار عالیہ کی طرف سے جواب ۱۹ اگست ۱۹۹۱ء**

سلام مسنون !خط ملا،یاد آوری کا شکریہ۔جو اور اد و وظائف یہاں سے حاصل کیئے ہیں ان کی پابندی کریں اور نماز باجماعت پڑھیں۔
اہل خانہ کو نماز کا پابند کریں۔ان کی اصلاح کی ذمہ داری بھی آپ کے کندھوں پر ہے۔آپ سے اس کو تاہی کی پرسش ہو گی۔
دنیوی زندگی کی بہار بھی اللہ کی یاد سے اور آخرت کی نجات اور فلاح بھی اسی سے ہے۔خط سنبھال کر رکھیں گاہے گاہے پڑھا کریں فائدہ ہو گا۔والسلام

**مکتوب:**

ماسٹر مولوی محمد غوث صاحب خطیب وامام مسجد کا محلہ مغربی یسین کلاں تحصیل و ضلع اٹک کا مکتوب۔

میر ا چھوٹا لڑکا جس کا نام محمد شجاع ہے نے صرف ناظرہ قرآن پڑھا ہے۔[17] پھر سکول میں داخل کروایا نویں جماعت میں فیل ہو گیا پھر پرائیویٹ دسویں کا امتحان دلوایا تین دفعہ فیل ہو چکا ہے۔اس سال زبردستی امتحان میں بٹھایا اس کے علاوہ اس نے بال بڑے بڑے رکھے ہوئے ہیں ۔ بڑا لڑکا حافظ قرآن ہے وہ بھی اور اسکی والدہ بھی اسے سمجھا چکے ہیں مگر نتیجہ صفر ہے دعا کیلئے عرض ہے۔

**دربار عالیہ کی طرف سے جواب ۱۹ اگست ۱۹۹۱ء**

سلام مسنون !خط ملا،حالات سے آگاہی ہوئی۔آپ کے خاندان کے نونہالوں سے یہ توقع نہ تھی۔خیال تھا کہ اللہ تعالی ان سے دین کی خدمت لے گا۔مگر آپ کی داستان نے ہمیں پریشان کر دیا ہے۔اللہ تعالی کا دامن تھامیں۔وہی ذات دلوں کو پھیرنے والی ہے۔بندہ بھی دعا گو ہے۔اس کی نفسیات کا مطالعہ کریں اور حکیمانہ طور پر اسے آہستہ آہستہ راہ راست پر لانے کی کوشش کریں۔اللہ تعالی کی مدد ونصرت ان شاءاللہ حاصل ہو گی۔اس کی والدہ سے بھی کہیں کہ وہ بھی اللہ کے حضور زاری کریں۔اگر ہو سکے تو ختم خواجگان پڑھیں روزانہ نہ ہو سکے تو ہفتہ میں ایک دفعہ ۔والسلام[18]

**مکتوب:**

محمد محبوب صاحب ولد محمد حیات صاحب ساکن،ہجیرہ کا دارالعلوم گلزار حبیب سیکٹر ایف ون میر پور سے خط۔

---

[17] مکاتیب الفردوس جلد اول،ص67،68۔

[18] مکاتیب الفردوس جلد اول،ص69۔

میں جناب کی خدمت میں دو تین دفعہ حاضر ہوا لیکن شرف ملاقات نہ حاصل ہوا۔ مجھے شرف ملاقات عطا کریں۔ ہمارے ایک استاد صاحب فرماتے ہیں کسی اہل نظر کے پاس جاؤ تمہارے دلوں کے دروازے کھول دے۔ مجھے اس دن سے آپ سے ملاقات کا شوق ہے۔

**دربار عالیہ سے جواب ۱۹ اگست ۱۹۹۱ء**

سلام مسنون! خط ملا، یاد آوری کا شکریہ۔ استاد صاحب کا فرمان بجا۔ میری صحت ٹھیک نہیں یہ ملاقات میں حائل ہے ورنہ اور کوئی وجہ نہیں میں بندگان کی ملاقات سے پرہیز نہیں کرتا۔ میں آپ کے حق میں دعا گو ہوں۔ غائب کی دعا حاضر سے زیادہ سریع الاثر ہے۔ بندہ کی نسبت کسی عقیدت مند نے مبالغہ کیا ہے۔ آپ کے والد صاحب عالم باعمل اور باکمال مرد ہیں۔[19] ان سے راہنمائی حاصل کریں وہ بہتر مشورہ دے سکتے ہیں۔ رہا تعلیمی کمال تو اس کیلئے شرط محنت، محنت اور صرف محنت ہے۔ خط سنبھال کر رکھیں اور گاہے گاہے پڑھا کریں۔

**مکتوب:**

مولانا عبد الرحیم صاحب کا مکتوب و(گاؤں ماشو گگر پشاور)

آپ سے درخواست ہے کہ مجھ کو القابات خطابات لکھنے سے منع نہ کریں کیونکہ یہ میری عادت بن چکی ہے کہ سب پیروں فقیروں کی خدمت میں ایسے القاب لکھوں۔ دعا کریں میرا بیٹا حافظ قرآن بن جائے اور جو درس میں نے چلایا ہے اس کی ترقی کے لئے بھی دعا کریں۔

**دربار عالیہ کی طرف سے جواب ۱۹ اگست ۱۹۹۱ء**

سلام مسنون! خط ملا، کاشف حالات ہوا۔ آپ کا عزم اور ارادہ قابل تحسین ہے۔ اللہ تعالی مدد فرمائیں۔ القابات کے بارہ میں جو نظریہ آپ نے ظاہر کیا ہے ایسا ہی ہونا چاہیئے اور جاری رکھیں مگر اس بندہ عاجز کو مستثنی قرار دیں۔ ہماری اچھی یاد اور بہتری کی خواہش دل میں رکھیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالی خلوص نیت کے ساتھ دین کے راستہ پر چلنے کی توفیق دے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالی آپ کو نیک ارادوں میں کامیاب کریں۔ اگر پھر کبھی آنے کا پروگرام بنے تو ضرور چند دن ٹھریں ہمیں مسرت ہو گی۔ جملہ محبان کو سلام۔ والسلام

**مکتوب:**

زعیم عادل رضوی صاحب کا لاہور سے مکتوب۔

ختم خواجگان باقاعدگی سے پڑھ رہا ہوں۔ یوم آزادی کی مصروفیات ہیں۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

**دربار عالیہ کی طرف سے جواب ۱۹ اگست ۱۹۹۱ء**

سلام مسنون! خط ملا، معلوم ہوا کہ آپ معمولات کی پابندی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالی کا احسان ہے۔ اس نے آپ کو اپنی طرف متوجہ کیا ہے۔ انسان کو اس رجوع پر ہر دم شکر ادا کرنا چاہیے۔ یہ ختم شریف دنیوی اور اخروی زندگی کا سرمایہ ہے۔ البتہ خلوص نیت شرط ہے۔[20] سب کو سلام بحکم خداوندی آپ کی ذمہ داری ہے کہ اہل و عیال کو بھی دین کی طرف متوجہ کریں۔ خط سنبھال رکھیں، گاہے گاہے پڑھا کریں۔ والسلام

**مکتوب:**

---

[19] مکاتیب الفردوس جلد اول، ص70۔

[20] مکاتیب الفردوس جلد اول، ص72، 71۔

لاہور سے دین محمد صاحب کا مکتوب۔

آٹھ دن دوائی کھانے کے بعد اب صحت بہتر ہے۔ دعا فرمائیں۔

## دربار عالیہ کی طرف سے جواب ۲۰ اگست ۱۹۹۱ء

سلام مسنون! خط ملا، یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ روبصحت ہیں۔ اللہ تعالی آپ کو مزید آزمائش سے محفوظ رکھیں۔ اگرچہ یہ امتحانات بھی کفارہ کا موجب ہوتے ہیں مگر ہم میں اتنی تاب کہاں، اللہ تعالی آپ کو اپنے معمولات ادا کرنے کی توفیق دیتے رہیں۔ اپنی خیریت سے آگاہ کرتے رہیں۔ سب افراد خانہ سے سلام کہہ دیں ۔ والسلام[21]

## حضرت خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات مبارکہ

ان کی باتیں۔۔۔ سونے کی ڈلیاں۔۔۔۔ پھولوں کی کلیاں

دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی بات دلوں میں کھب جاتی ہے۔ اعجازی تاثیر رکھتی ہے۔ بسااوقات انسان کی سیرت اور اس کے کردار کو انقلاب آشنا کر دیتی ہے۔

صوفیائے کرام جب مجالس آراستہ کرتے ہیں تو ان کے مبارک دہن سے ادا ہونے والے جملے مہکتے پھول اور آب دار لعل و گوہر ہوتے ہیں۔ ان کے ملفوظات سدا بہار گلستان ہوتے ہیں جس کے ہر پھول کا اپنا رنگ ہوتا ہے اور اپنی خوشبو۔ ان کی باتوں سے اپنے ہمراز و دمساز ہونے کا درجہ پاتے ہیں اور غیر اپنے بن جاتے ہیں۔ ان میں نہ مناظرانہ آہنگ ہوتا اور نہ کسی کی دل آزاری۔ اپنا ہو یا پرایا، جو ان کی مجالس میں آتا ہے تہی داماں نہیں جاتا۔ جھولی بھر کے جاتا ہے۔ ان کے پاس ایسی کیمیا ہوتی ہے جس سے مردہ دل زندہ اور ویران دل یاد خدا سے شاداب ہو جاتے ہیں۔

کو بجا طور پر متنقد میں صوفیائے کرام کی قدسی صفات جماعت کا ایک نمائندہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت خواجہ عالم رحمۃ اللہ علیہ مجالس میں انسانوں کو انسانیت کا درس دیا جاتا۔ شرکائے مجلس ، احترام انسانیت ، خوف خدا ، خدمت خلق ، محبت ، تقوی ، اخلاق عالیہ ، بجز وتواضع اور ایثار و توکل کا سبق حاصل کر کے اٹھا کرتے تھے ۔ ذیل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گفتگو سے چند نمونے پیش ہیں۔

1۔ ہم درویش ہیں۔۔ ہماری نگاہ ہر آن اللہ تعالی پر ہے۔ وہی کارساز حقیقی ہے جو اس کشتی کو بطریق احسن چلا رہا ہے۔ اس ذات سے توجہ ہٹانا اور ماسوی کی خوشنودی کے پیچھے پڑنا ہم درویشوں کو زیب نہیں دیتا۔[22]

2۔ یہ مسجدیں، یہ درس گاہیں، اللہ تعالی کے ارادے اور مشیت کا اظہار ہیں۔ ان میں ہمارا کوئی کمال نہیں۔ وہ ذات لم یزل جب اپنے ارادے کو بروئے کار لانا چاہتی ہے تو اسباب خود بخود وجود پذیر ہو جاتے ہیں، ہم بھی ان ہی اسباب کی ایک کڑی ہیں۔ یہ اس ذات کی کرم فرمائی اور فضل کا نتیجہ ہے۔ ورنہ ہم کہاں اور تعمیر و ترقی کہاں؟ نہ وسائل جمع کرنے کا سلیقہ، نہ اس کے لئے تحریک کی اہلیت، نہ کام کی سمجھ، نہ ہی اس کی اہمیت۔

3۔ کسی اللہ تعالی کے ولی کے آخری لمحات تھے، بیٹے نے ان کی حالت کو دیکھا تو رونے لگا۔ اس بزرگ نے اسے روتے دیکھا تو فرمایا بیٹا! روتے کیوں ہو؟ میں اپنے ہمراہ کچھ لے کر نہیں جا رہا۔ بیج، لوٹا اور مصلی ہے انہیں سنبھال لو۔ یہی کچھ میرے پاس تھے۔ اللہ تعالی بہتر کرے گا۔

---

[21] مکاتیب الفردوس جلد اول، ص 73۔

[22] مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی، تذکرہ جاناں، ص 397، ط خانقاہ سلطانیہ جہلم

4۔ ہم اللہ تعالیٰ کے عاجز بندے ہیں۔ ہم صرف بزرگوں کے تجربات اور ان کی تعلیمات جو ہم تک پہنچیں آپ لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ اس سے زیادہ تصرف کا دعوی نہیں۔ ہم بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ اس کے دوستوں کو بطور وسیلہ استعمال کرتے ہیں۔ اس مالک حقیقی کی رحمت کے ہر آن امیدوار ہیں۔ کیوں کہ اس کی رحمت ہر چیز پر محیط ہے۔

5۔ شیطان پراپیگنڈہ کا امام ہے۔ وہ کوئی لمحہ فارغ نہیں بیٹھتا۔ ہر آن وسوسہ اندازی میں مصروف رہتا ہے۔[23] گناہوں اور نافرمانیوں کو خوش نما اور خوش رنگ کر کے پیش کرتا ہے۔ اس کا کام انسان کو گناہ کرنے کا شوق دلانا اور اس کی طرف راغب کرنا ہے۔ عاقبت نااندیش انسان لپک لپک کر اس کی اتباع کرتے ہیں۔ گناہوں کی آلودگیوں میں آلودہ ہوتے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل واحسان سے ہمیں اس سے بچنے کے لئے شریعت مطہرہ کا مضبوط حصار عطا فرمار کھا ہے۔ اس حصار میں رہ کر اس کی حفاظت اور مضبوطی ہم پر لازم ہے۔ اگر انسان اس حصار کی مضبوطی کی فکر کرتا رہے تو شیطان اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔

6۔ لوگ دنیوی جاہ و حشمت اور اقتدار کے حصول کے لئے بڑی تگ و دو کرتے ہیں۔ کوئی ایم۔ این۔ اے بننا چاہتا ہے۔ کوئی ایم۔ پی۔ اے۔ ایسے لوگ غور نہیں کرتے کہ دنیوی اقتدار محض عارضی ہے۔ لوگ آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ دنیوی اقتدار کسی کا ساتھ نہیں دیتا۔ دنیا فانی ہے۔ اس کے حصول کی کوشش کرنے والے بھی فنا کے گھاٹ اتر جاتے ہیں۔ جب کہ اللہ تعالیٰ باقی ہے۔ اس کی رضا اور خوشنودی کے کام کرنے والے بھی باقی رہتے ہیں۔ حادثات زمانہ ان کے ناموں اور ان کی عظمت کو نہیں مٹا سکتے۔

7۔ بزرگان دین کے عرس کی تقریبات ان کی تعلیمات کو عام کرنے کا ذریعہ ہیں۔ یہی ان تقاریب کی روح ہے۔ ان مواقع پر حاضرین کے سامنے ان بزرگوں کی تعلیمات کو پیش کرنا چاہئے۔ غیر شرعی امور سے ان کو آگاہ کر کے روکا جائے۔ اب تو یہ تقریبات ایک رسم بن کر رہ گئی ہیں۔ جو روح سے خالی ہیں۔ بلکہ ان میں لوگوں کی دل چسپی کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ لوگوں کی کشش کے زیادہ سے زیادہ اسباب مہیا کئے جاتے ہیں۔ ہم اس کو خالص مذہبی تقریب سمجھتے ہیں۔[24] لوگوں کی اصلاح کیلئے اسے منعقد کرتے ہیں۔ تاکہ ان کے ایمان وایقان میں تازگی پیدا ہو۔ اور ان کی توجہ اللہ تعالیٰ کی جانب ہو جائے۔

8۔ لوگ تلاش معاش میں بیرون ملک جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ رجحان ایک وبا کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ لوگ اس کے لئے جعلی اسناد، بینک اسٹیٹمنٹ، پاسپورٹ وغیرہ کے حصول کے لئے ہر حیلہ بہانہ بروئے کار لاتے ہیں ۔ یہ سب حیلے بہانے ایمان کی کمزوری کا نتیجہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر کامل ایمان ہونا چاہئے۔ اور اس قسم کی حیلہ سازی سے پرہیز لازم ہے۔

9۔ ایسی اولاد جس کے باعث انسان دین کو فراموش کر دیتا ہے، اور گناہ کو گناہ نہیں سمجھتا آخر میں اس کی جانب سے عدم توجہی کے باعث مایوسی حصے میں آتی ہے۔

آئے دن اس کا مشاہدہ ہوتا رہتا ہے۔ کتنے ہی ماں باپ اپنی اولاد کی بے وفائی اور سرد مہری کی شکایت کرتے نظر آتے ہیں۔

---

[23] تذکرہ جاناں، ص398۔

[24] تذکرہ جاناں، ص399۔

10۔ہوں وہ شاہراہ ہے جس کا دوسرا کنارہ نہیں۔اگر آپ اس شاہراہ پر چل کر کسی حاجی صاحب (امیر آدمی) تک پہنچ گئے تو وہاں آپ کو اس سے آگے ایک اور بڑا حاجی نظر آئے گا ۔ اور پہلا حاجی کو تاہ قد نظر آنے لگے گا۔ ممکن ہے وہاں تک پہنچنے سے پہلے زندگی ختم ہو جائے ۔ ہوس کا تعاقب چھوڑو قناعت اختیار کرو۔ [25]

## سلسلہ نقشبندیہ کے ارادو وظائف

### ذکر و مراقبہ

### لطائفِ عشرہ:

اللہ تعالی نے انسان کے جسم میں دس لطائف ودیعت فرمائے ہیں ۔ ان میں پانچ کا تعلق عالم خلق سے ہے اور باقی پانچ کا تعلق عالم امر سے۔

عالم خلق سے تعلق رکھنے والے لطائف.... نفس، ہوا، پانی، آگ اور مٹی ہیں۔

عالمِ امر کے لطائف کے نام.... قلب، روح، سر، خفی اور اخفی ہیں۔

### لطائف کا باہمی تعلق:

عالم امر اور عالم خلق کے ان لطائف کا باہمی تعلق اصل اور فرع کا ہے۔عالم امر کے لطائف اصل کی حیثیت رکھتے ہیں جبکہ عالم خلق کے لطائف ان کی فرع ہیں۔

### لطائف کا مخزن وماہیت :

اللہ تعالی نے اپنی خاص مہربانی سے عالم امر کے لطائف کو انسان کے سینہ میں مختلف مقامات پر رکھا ہوا ہے۔یہ پانچوں لطائف طبی طور پر انتہائی نورانی تھے، لیکن جسم انسانی میں آکر گناہوں کی باعث ان کی نورانیت زائل ہو گئی۔

### سلوک نقشبندیہ:

طریقت کے سلوک کا مقصد و مدعا ان لطائف کی زائل شدہ نورانیت کو اپنی اصلی نورانی حالت پر لاتا ہے۔[26] سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں عالم امر کے ان لطائف کے اصلاح کی جانب پہلے توجہ دی جاتی ہے۔اس سلسلہ عالیہ کے مشائخ کرام سالک کو اولاً لطیفۂ قلب پر ذکر تلقین فرماتے ہیں۔جب یہ پوری طرح ذاکر ہو جاتا ہے تو پھر دوسرے لطائف کی باری آتی ہے۔ حقیقت میں اس کی نورانیت ہی (باقی تمام عالم امر و عالم خلق کے) لطائف کی نورانیت کی بنیاد ہے۔بلکہ اس کی نورانیت کے اثر سے باقی لطائف کی کدورت از خود زائل ہونا شروع ہو جاتی ہے۔اس لئے حضرت قبلہ عالم قدس سرہ لطیفہ قلب پر ذکر کی اہمیت پر بہت زیادہ زور دیا کرتے تھے۔

### سحر خیزی اور نماز تہجد:

آپ رحمتہ اللہ علیہ صبح صادق سے بہت پہلے بیدار ہوتے۔بستر پر دوزانو بیٹھ کر سی حرفی شریف کے چند اشعار پڑھتے اور پھر نماز تہجد کے لئے تیاری شروع فرمادیتے۔ آپ وضو فرماتے پھر تحیۃ الوضو دو رکعت نفل ادا فرماتے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین بار سورہ اخلاص کی تلاوت فرماتے۔

---

[25] تذکرہ جاناں، ص400۔

[26] مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی، آفتابِ مشائخ، ص267، ط سلطانیہ پبلی کیشنز جہلم 2014ء

پھر نماز تہجد آٹھ رکعت ادافرماتے۔ ابتداء میں ہر دو رکعت کی پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد یسین ایک بار اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ مزمل ایک بار پڑھنے کا معمول تھا۔ یعنی ان آٹھ رکعتوں میں چار مرتبہ سورہ یسین شریف اور چار بار سورہ مزمل شریف کی تلاوت فرماتے۔ بعد میں قوی کے اضمحلال اور ضعفِ پیری کے باعث یہ معمول بدل گیا، اس کی بجائے ان آٹھ رکعتوں کی پہلی دو رکعتوں میں بالترتیب گیارہ اور نو بار سورہ اخلاص [27] اگلی دو رکعتوں میں سات اور پانچ بار سورہ اخلاص اور بعد والی چار رکعتوں میں ہر رکعت میں تین تین بار سورہ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔ کوئی ایسی روایت نہیں ملتی کہ عمر بھر آپ کی نماز تہجد کبھی قضاء ہوئی ہو۔ نماز تہجد کے بعد اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود پاک اور درمیان میں استغفار کے یہ الفاظ اک سو گیارہ مرتبہ پڑھا کرتے تھے۔ استغفر اللہ الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه و أسئلة التوبة۔ آخر عمر میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نماز تہجد رات کے آخری حصہ میں ادا فرمایا کرتے تھے۔ جب تہجد کے لئے اٹھتے تو بعض اوقات آپ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی شان میں مدحیہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔

## استغفار، نفی اثبات اور اسم ذات کا ذکر:

اس کے بعد نفی و اثبات (لا اله الا الله) کا ذکر فرماتے۔ ابتدائے حال میں پانچ ہزار بار حبسِ نفس کے اور دس ہزار بار زبان کے ساتھ یہ ذکر کرتے۔ بعد میں یہ تعداد کم ہو گئی اور پانچ سو بار حبسِ دم اور پانچ ہزار بار تہلیل لسانی باقی رہ گیا۔ علاوہ بریں پچیس ہزار بار اسم ذات (اللہ جل شانہ) کا ذکر مختلف لطائف پر کیا کرتے۔

## بوقتِ فجر اذکار مبارکہ:

اذان فجر کے متصل بعد سنت فجر دو رکعت ادا کرتے۔

سنتوں اور فرضوں کے مابین اول و آخر درود پاک گیارہ گیارہ مرتبہ اور درمیان میں سو مرتبہ دیہ کلمات پڑھتے۔

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ أستغفر اللہ وأتوب إليه۔

پھر اکتالیس مرتبہ سورہ فاتحہ امین سمیت پڑھتے۔ اس میں بسم اللہ شریف کی آخری میم کو الحمد شریف کے لام سے ملا کر پڑھا کرتے تھے۔

نماز فجر کے بعد نماز اشراق تک خاموش رہ کر ذکر و مراقبہ فرماتے۔

## نماز پنجگانہ:

نماز پنجگانہ تعدیل ارکان کے ساتھ انتہائی خشوع و خضوع اور اطمینان سے ادا فرماتے۔

فرائض کے ساتھ سنن اور نوافل پابندی سے پڑھتے کبھی ناغہ نہ فرماتے۔ نماز عصر اور نماز عشاء سے پہلے چار چار غیر مؤکدہ بلاناغہ روزانہ کا معمول تھا۔

ان چار رکعتوں میں ترتیب کے ساتھ چاروں قل شریف پڑھتے۔

## نمازوں کے بعد معمولات:

نماز پنجگانہ کے بعد درج ذیل سورتیں پڑھنا معمول میں شامل تھا۔

نماز فجر کے بعد سورہ یسین مبارکہ

[27] مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی، آفتابِ مشائخ، ص268، ط سلطانیہ پبلی کیشنز جہلم 2014ء

نماز ظہر کے بعد سورہ نوح مبارکہ

نماز عصر کے بعد سورہ نبأمبارکہ

نماز مغرب کے بعد سورہ واقعہ مبارکہ

اور نماز عشاء کے بعد سورہ ملک اور سورہ سجدہ مبارکہ

علاوہ ازیں ہر نماز کے بعد باولی شریف کے حضرت خواجہ محمد خان عالم رحمتہ اللہ علیہ کا ختم شریف اس ترتیب سے پڑھتے۔[28]

سورہ فاتحہ......ایک بار آیت الکری......ایک بار

درود بزارہ..........سات مرتبہ سورہ اخلاص......پندرہ بار

اس کا ثواب آپ رحمتہ اللہ علیہ کو ایصال فرماتے ۔

## ختم مجددیہ:

نماز عصر کے بعد حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کا ختم شریف بھی بائیں طور پڑھا کرتے:

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد وبارک وسلم۔ ایک سو بار

لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ پانچ سو بار

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد وبارک وسلم۔ ایک سو بار

## ختم غوثیہ:

نماز مغرب کے بعد حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ کا ختم شریف پڑھا کرتے،اس کا طریقہ یہ تھا۔

درود شریف (بالفاظ مندرجہ در ختم حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ ) ایک سو بار

حسبنا اللہ ونعم الوکیل پانچ سو بار

درود شریف (بالفاظ مندرجہ بالا) ایک سو بار

پڑھ کر اس کا ثواب آپ رحمتہ اللہ علیہ کو پہنچاتے۔

## ختم خواجگان:

نماز فجر یا نماز عصر کے بعد سنگیوں کی معیت میں ختم خواجگان شریف پڑھنا روزانہ کا معمول مبارک تھا۔[29]

## نماز مغرب کے بعد معمولات

### صلوۃ اوابین:

نماز مغرب کے بعد نماز اوابین چھ رکعت ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین بار سورہ اخلاص پڑھتے۔

---

[28] آفتابِ مشائخ، ص270۔

[29] آفتابِ مشائخ، ص271۔

## صلوۃ التسبیح:

اسی وقت صلوۃ التسبیح ادا کرنا بھی روزانہ کا معمول تھا۔۔

## ایک اور معمول:

نماز مغرب اور عشاء کے درمیان یہ کلمات اکتالیس مرتبہ ورد فرماتے:

[30].. یاایھاالمزمل زملني زملني زملني بقدرۃ الخفي آدرکني في قضاء حاجتی یااحمد صلی اللہ علیہ وسلم

## کتابیات


- القرآن الکریم
- تذکرہ جاناں از مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی ط خانقاہ سلطانیہ جہلم۔
- دربارِ عالیہ اور رمضان المبارک از پروفیسر اکبر داد ط الحسن پبلی کیشنز ماڈل ٹاؤن فیصل آباد 2007ء۔
- تذکرہ سلطانیہ از ڈاکٹر معین نظامی طبع خانقاہ فتحیہ گلہار شریف کوٹلی آزاد کشمیر۔
- مکاتیب الفردوس از پروفیسر اکبر داد مطبع الحسن پبلشرز ماڈل ٹاؤن فیصل آباد پاکستان۔
- آفتاب مشائخ از مفتی علیم الدین نقشبندی مجددی مطبع سلطانیہ پبلی کیشنز جہلم پاکستان۔


[30] مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی، آفتابِ مشائخ، ص 272، ط سلطانیہ پبلی کیشنز جہلم 2014ء